نمائندگانِ نقیب

چمن چمن اجالا

مہدی معاویہ۔ ملتان

مرزائی امتناعِ قادیانیت آرڈیننس ختم کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔

ملک بھر میں ختمِ نبوت کانفرنسیں منعقد کر کے عوام کو مرزائیوں کے سیاسی عزائم اور سازشوں سے آگاہ کیا جائے گا۔

(حضرت مولانا خان محمد)

دینی جماعتیں تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔

ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ ہماری منزل ہے۔

ہماری کوئی سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم مصلحت کا شکار ہو کر راستے سے بھٹک جائیں

(سید عطاء المحسن بخاری)

آل پارٹیز مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ عمرہ کی ادائیگی کے بعد ۱۵ فروری کو ملتان پہنچے۔ ملتان میں آپ نے انتہائی مختصر قیام فرمایا۔ مجلسِ احرار اسلام پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے دفترِ تحفظ ختمِ نبوت میں آپ سے ملاقات کی اور ملک میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی خطرناک سرگرمیوں پر بات چیت کی۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے اسی روز بعد نمازِ عشاء مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی دفتر دارِ بنی ہاشم میں ایک مجلس مشاورت طلب فرمائی جس میں مولانا سید عطاء المحسن بخاری، سید عطاء المومن بخاری، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور سید کفیل بخاری شریک ہوئے۔ اجلاس میں مرزائیوں کی دین دشمن سرگرمیوں اور ملک کے خلاف خطرناک سازشوں کا بغور جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ ان سرگرمیوں کے سدِباب کے لئے تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کی سرگرمیوں کو نئے سرے سے منظم اور تیز تر کیا جائے گا۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ: "رمضان المبارک کے بعد ملک بھر میں ختمِ نبوت کانفرنسیں منعقد کر کے مرزائیوں کے سیاسی عزائم اور خطرناک سازشوں سے عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔ قادیانی بالکل نئے روپ میں ملک کی بعض سیاسی شخصیات، اعلیٰ سرکاری افسران اور سیکولر جماعتوں کو اپنے مخصوص مفادات کے لئے استعمال کر کے بعض متفقہ اور طے شدہ فیصلوں پر اثر انداز ہو کر امتناع قادیانیت آرڈیننس کو غیر مؤثر کرنا

چاہتے ہیں۔ جسے کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ملک بھر کا دورہ کر کے دینی قوتوں کو اس مقصد کے لئے بیدار کروں گا۔" تمام رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ مرزائی ایک گہری سازش کے ذریعے ایسے قانونی اقدامات پر اثرانداز ہونا چاہتے ہیں جو ان کی تبلیغ کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ اگر اس صورتحال کا بروقت نوٹس نہ لیا گیا تو مستقبل میں ایک ہولناک کشیدگی جنم لے گی۔ اس موقع پر سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کی پہچان ہے۔ ہم کسی صورت بھی اس مسئلہ سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کا مسئلہ خود ہمارے لئے اور حکومت کے لئے بھی ٹیسٹ کیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت نے اس مسئلہ پر مسلمانوں کے مؤقف سے انحراف کیا ہے۔ اور گومگو کی پالیسی اختیار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ مرزائیوں کی طرف سے بین الاقوامی دباؤ کے تحت ہو رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ مرزائیوں کی مکمل سرپرستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوئی سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم کسی مصلحت کا شکار ہو کر راستہ بھول جائیں یا منزل ہم سے اوجھل ہو جائے انہوں نے کہا کہ ہم آخر وقت تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جنگ لڑیں گے۔ اور یہ ہمارا بنیادی دینی اور آئینی حق ہے۔ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ اور سید عطاء المحسن بخاری نے تمام مسلمانوں بالخصوص دینی جماعتوں کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ تحفظِ ختم نبوت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور خود کو کسی ممکنہ مشکل راستے کے لئے بھی تیار کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ ہماری منزل ہے۔ ہم اپنے دینی مقاصد کے حصول کے لئے جان قربان کر دیں گے۔ مگر عقیدۂ کے تحفظ سے انحراف نہیں کریں گے۔ یہ ہمارا طرۂ امتیاز ہے جو ہمیں اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا ہے۔

میاں محمد اویس لاہور

قادیانیوں نے ربوہ میں جشنِ نصرت کی تیاریاں شروع کر دیں

آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کی آڑ میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

لاہور میں احرار کارکنوں سے سید کفیل بخاری اور مولانا اللہ یار ارشد کا خطاب

گزشتہ دنوں مجلس احرار اسلام لاہور کے کارکنوں کا ایک اہم اجلاس علامہ اقبال ٹاؤن میں منعقد ہوا جس میں مرکزی احرار رہنماؤں سید کفیل بخاری اور مولانا اللہ یار ارشد نے خطاب کیا احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں میں تشویشناک اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نہ صرف مجرمانہ غلفت کا ارتکاب کر رہی ہے بلکہ مستقبل میں قادیانیوں کو پاکستان میں مکمل آزادیاں دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ دنیا بھر کے کفار و مشرکین کے نشریاتی ادارے قادیانیوں کے عقائد و نظریات کی تشہیر کر رہے ہیں۔ جس کا واضح مقصد اُمت مسلمہ کی وحدت کو تباہ و برباد کرنا

ہے۔ انہوں نے کہا کہ خود قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد کے بقول "وہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں" انہوں نے کہا کہ عیسائی اور مشرک حکمرانوں نے اپنی ضرورتوں کے تحت قادیانیوں کو تمام سہولتیں دیکر پروان چڑھایا۔ تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کیا جاسکے۔ جبکہ آج بھی اسی ضرورت کے پیش نظر عیسائی اور یہودی ان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

اسرائیل اور برطانیہ میں ان کے مشن کے دفاتر قائم ہیں۔ قادیانی اسرائیل میں دہشت گردی کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ برطانیہ آج بھی اپنے چہیتے اور پالتو کی طرح انہیں پال رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی ان دنوں ربوہ میں جشنِ نصرت منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور حکومتی سطح پر حاصل ہونے والی کامیابیوں کے ظہور کے منتظر ہیں۔ احرار رہنماؤں نے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اُمت مُسلمہ کے متفقہ عقائد کے خلاف قادیانیوں کو ارتداد پھیلانے کی اجازت دی گئی تو تحریکِ تحفظِ ختم نبوت راست اقدام کرے گی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی آڑ میں امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس کے خاتمے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

انہوں نے اعلان کیا کہ رمضان المبارک کے بعد آل پارٹیز مجلس عمل قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلائے گی۔

ہارون الرشید
قائم پور

● جمہوریت۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا نظام ہے
قتل و غارت، بدامنی، جھوٹ اور فریب اِس کا طرۂ امتیاز ہے
● مسلمان کی پہچان اسلام ہے جمہوریت نہیں

(سید عطاء المحسن بخاری)

گزشتہ دنوں قائم پور کے قریب بستی شام دین میں مدرسہ احرار اسلام کے سالانہ جلسہ میں مجلسِ احرار اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری فاتح ربوہ ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری تشریف لائے اجتماع میں آپ نے جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیس برس تک امت کو قرآن سکھایا اور اسلام جیسا سنہری نظامِ زندگی عطاء فرمایا۔ صحابۂ کرام نے ہر حال میں پیغمبر علیہ السلام کی اتباع کی اور آسمان کے ستارے بن گئے۔ لیکن ہم نے دینِ اسلام کو چھوڑ دیا اور ذلت کے گڑھے میں جا گرے۔ حضور نے ہمیں اسلام عطاء فرمایا لیکن ہم نے کہا ہمیں جمہوریت چاہیئے۔ یعنی وَن مَین وَن ووٹ، چور، زانی، شرابی، قاتل کا ووٹ بھی ایک اور نیک، نمازی، پرہیز گار کا ووٹ بھی ایک۔ یہ فکر اسلام میں نہیں ہے۔ جمہوریت، یہودیوں اور عیسائیوں کا نظام ریاست ہے۔ یہودیوں اور

عیسائیوں نے یہ نظام بنایا اور مسلمانوں نے قبول کر لیا۔ یہ نظام نبی علیہ السلام نے نہیں بنایا۔ ہندوستان میں اس نظام کو آئے ایک سو دس سال ہوئے ہیں۔ جمہوریت ہندوستان میں ۱۸۸۰ء میں داخل ہوئی ہے۔ اس سے پہلے برطانیہ، امریکہ اور یونان میں تھی۔ مکہ اور مدینہ کے کفار اور مشرکین میں تھی۔ جن کے سردار اکثریت کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تھے۔ مگر نبی علیہ السلام نے قلت میں ہونے کے باوجود یہودیوں اور عیسائیوں کے اس جمہوری نظام کو اسلام کے انقلاب سے فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ آج کا مسلمان یہودی و عیسائی سازش کا اسیر ہو کر اس نظام میں امن و سکون تلاش کر رہا ہے جس نے پوری دنیا کا امن برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ بارہ سو سال سے یہی جمہوریت برطانیہ میں ہے۔ لیکن اس کے نام پر وہاں بھی انسانی حقوق پامال کئے جاتے ہیں۔ اسلام میں جمہوریت نہیں اور نہ ہی مروجہ الیکشن ہے۔ اسلام میں ہر آدمی کا ووٹ نہیں ہے۔۔ جو نمازی نہیں اس کا ووٹ نہیں ہے۔ جو روزہ نہیں رکھتا اس کا ووٹ نہیں ہے۔ جس نے قرآن و حدیث نہیں پڑھا اس کا ووٹ نہیں ہے۔ اسلام میں وَن مَین وَن ووٹ کا تصور نہیں ہے۔ میرا چیلنج ہے پوری دنیا کے علماء کو کہ کوئی عالم قرآن یا حدیث سے یہ ثابت کر دے کہ اسلام میں وَن مَین وَن ووٹ ہے تو میں اپنی بات سے رجوع کر لوں گا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ ابو بکر صدیق اور ابو جہل کا ووٹ کیسے برابر ہے؟ یہ جمہوریت میں ہے۔ اسلام میں نہیں ہے۔ جمہوریت فرقہ بندی پیدا کرتی ہے۔ اسلام اکائی پیدا کرتا ہے۔ جمہوریت قومیتیں پیدا کرتی ہے اور اسلام قومیتیں مٹا کر سب کو مسلمان بناتا ہے۔ ہر قوم مطالبہ کر رہی ہے کہ ہمارے جمہوری حقوق ہمیں دو۔ اس جمہوریت نے سندھیوں، پنجابیوں، پٹھانوں، مہاجروں اور بلوچوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا۔ اس جمہوریت نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹی کو ماں سے جدا کر دیا۔ ہماری نجات نظامِ اسلام کے نفاذ میں ہے۔ دیگر تمام نظام باطل ہیں۔ اور نظامِ اسلام ہی کے نفاذ کے لئے ہم سب کو مل جل کر جدوجہد کرنی چاہیئے۔

ابو سفیان
حاصل پور

○

● چک فورڈواہ میں مجلس احرارِ اسلام کا قیام

قائم مقام امیرِ مرکزیہ ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب

● دفترِ احرار کا افتتاح اور پرچم کشائی کی پروقار تقریب

مجلسِ احرارِ اسلام حاصل پور اور یونٹ شبلی غزلی کے احرار رضا کاروں کے توسط سے جناب محمد سلیم صاحب چک نمبر ۱۰ فورڈواہ کی دعوت پر ابنِ امیرِ شریعت مولانا حافظ سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری ۲۰ نومبر جمعۃ المبارک چک نمبر ۱۰ فورڈواہ تشریف لائے۔ علاقہ بھر کے احرار رضا کار اور جیالے کارکن شاہ جی کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ گاؤں سے باہر احرار کے پرچم اٹھائے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے بڑے پُرجوش انداز میں احرار رضا کاروں نے اپنے محبوب قائد کا استقبال کیا۔ حضرت شاہ صاحب احرار رضا کاروں کے جذبۂ ایمانی سے

بھرپور نعروں کی گونج میں ایک جلوس کی صورت میں گاؤں میں داخل ہوئے۔ چونکہ نمازِ جمعہ کا وقت قریب تھا اس لئے سیدھے مسجد میں پہنچے۔

نمازِ جمعہ سے قبل حضرت شاہ صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مفصل خطاب فرمایا۔

مسجد کھچا کھچ بھر چکی تھی۔ اور حضرت شاہ صاحب کا ولولہ انگیز خطاب جاری تھا۔ شاہ جی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں آفتاب ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی فرمائی۔ آپ کی تعلیمات دونوں جہان میں کامیابی و کامرانی دلانے والی ہیں۔ شاہ جی نے فرمایا کہ ہمیں اپنی زندگیاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبارک اور نورانی طریقوں کے مطابق ڈھالنی چاہیئیں۔ تاکہ ہم دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔ اپنے ڈیڑھ گھنٹہ کے مفصل خطاب میں شاہ جی نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر زندگی کے مختلف گوشوں پر اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد شاہ جی نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔

نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد حضرت شاہ جی نئے احرار رضاکار جناب محمد سلیم صاحب کے مکان پر تشریف لائے تمام احرار ساتھی اور گاؤں کے لوگ کثیر تعداد میں شاہ جی کے ساتھ تھے۔ حضرت شاہ جی نے مختصراً مجلسِ احرارِ اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ احرار کے سفید و سیاہ دھاریوں والے سرخ پرچم کی تاریخ اور نسبت پر روشنی ڈالی اور پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک سے پرچمِ احرار لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ احرار رضاکار بڑے جوش سے نعرے لگاتے رہے۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ تاج و تختِ ختمِ نبوت۔ زندہ باد۔ شہدائے ختمِ نبوت۔ زندہ باد۔ اکابر احرار۔ زندہ باد۔ امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ زندہ باد۔ مجلسِ احرارِ اسلام۔ زندہ باد۔

آخر میں حضرت شاہ جی کی رقت انگیز دعا سے یہ پُروقار تقریب اختتام کو پہنچی

سید خالد مسعود گیلانی
سرگودھا

○

حکومت مرزائیوں کی مجرمانہ سرپرستی کر رہی ہے

مرزائیوں کو مسلمانوں میں تبلیغ کی اجازت دی گئی تو ۱۹۵۳ء کی تحریک کے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے

علامہ اقبال نے لکھا ہے:۔

"مرزائیت یہودیت کی طرف رجوع ہے"۔ "مرزائی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"

سرگودھا میں ختم نبوت کنونشن سے سید کفیل بخاری کا خطاب

۱۹ فروری کو مسجد عمر فاروق سرگودھا میں ایک روزہ ختمِ نبوت کنونشن کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی صدارت آل پارٹیز مجلسِ عملِ تحفظ ختمِ نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت کے مُدیر اور مجلسِ احرارِ اسلام کے رہنما سید کفیل بخاری نے نمازِ جمعہ کے بعد کنونشن کی آخری نشست سے خطاب کیا۔ انہوں نے ملک کے سیاسی اُفق پر رونما ہونے والے واقعات، لادینیت کی یلغار، یہودیوں اور عیسائیوں کے دنیا بھر میں مسلمانوں پر مظالم اور اُن کے ایجنٹوں مرزائیوں کی اسلام دشمن سازشوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے اپنے مفصل اور طویل خطاب میں موجودہ حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ اپنے عمل سے مسلسل مرزائیوں کی مجرمانہ سرپرستی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت، اور مرزائیوں کی سرگرمیوں سے مکمل طور پر آگاہ ہیں۔ اس بنا پر نہ صرف مسلمانوں کو مطلع کرنے آئے ہیں بلکہ مرزائیت کے خلاف ایک زوردار اور آخری تحریک کے لئے تیار کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال نے لکھا ہے: "مرزائیت یہودیت کی طرف رجوع ہے" نہرو کے نام اپنے خط میں علامہ نے لکھا کہ: "مرزائی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ مسلمانوں میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کرنا اسلام میں بہت بڑا جرم ہے اور حکومت مرزائیوں کو کھلی چھٹی دے کر اس سنگین اور گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے مرزائیوں کو نکیل نہ ڈالی تو اسے ۱۹۵۳ء کی تحریک کے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سرگودھا کے مسلمانوں نے جلسہ عام میں وعدہ کیا کہ اگر عقیدہ ختمِ نبوت پر کوئی آنچ آئی تو سب سے پہلے سرگودھا سے تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔

کنونشن سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے بھی خطاب کیا۔ سید کفیل بخاری صاحب کے خطاب کے بعد امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے دعا کرائی اور کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

محمد یونس ـــــ رحیم یار خان

بستی مولویاں، رحیم یار خان میں تحریک طلباء اسلام کا قیام

جامع مسجد معاویہ بستی مولویاں (رحیم یار خان) میں ۸ جنوری ۹۳ء جمعۃ المبارک کو تحریک طلباء اسلام کا پہلا اجلاس حافظ عبدالرحیم نیاز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مولانا اللہ بخش مجاہد نے تلاوت قرآنِ پاک سے کیا۔ اس کے بعد مقامی عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں متفقہ طور پر لیاقت علی سومرو کو تحریک کا مقامی امیر حافظ ثناء اللہ ثاقب کو ناظم اور محمد یونس کو ناظم نشر و اشاعت منتخب کیا گیا۔ جبکہ صوفی محمد اسحاق قمر صاحب کو مقامی شاخ کا سرپرست مقرر کیا گیا۔ اس موقع پر تقریب کے صدر حافظ عبدالرحیم نیاز چوہان نے تحریک طلباء اسلام کے منشور پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تحریک طلباء اسلام کا مقصد طلباء کو اسلام کے مسلمہ اصول و عقائد کی تبلیغ کرنا، ان پر عمل کرنے کی ترغیب دینا، نظامِ تعلیم کی اسلامی اصولوں پر تدوین کرانا، ملک میں بڑھتے ہوئے

ولناک فکری ارتداد، دینی زوال، اخلاقی بحران، عریانی، فحاشی اور معاشی بدحالی کے خاتمے کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔
سکولوں، کالجوں میں خلاف اسلام تقریبات رکوانا اور نادار طلباء کی اعانت و امداد کرنا ہے۔ ناخواندگی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے نوجوانوں کو علم کے مینارۂ نور تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ایسے طلباء تیار کریں جن کا دین اسلام کیساتھ فکری اور نظریاتی تعلق ہو نہ کہ جذباتی اور ہنگامی تعلق ہو انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے اندر کالجوں، یونیورسٹیوں میں موجود تنظیمیں طلباء کے اندر خلاف اسلام نظریات پھیلا رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان میں فکری انار کی پھیل رہی ہے۔ اور جب وہ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو وہ اسلام کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اِن حالات میں ایک ایسی تنظیم کی ضرورت بڑھ جاتی ہے کہ جو تعلیمی اداروں کی مروجہ سیاست سے الگ رہ کر خالصتاً دینی نقطۂ نظر سے کام کرے اسی نقطۂ نظر کو تحریک طلباء اسلام لے کر چلنا چاہتی ہے۔
انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ لوگ حکومت الٰہیہ اور تحفظ ناموس ختم نبوت، ناموس ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کی خاطر ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔
آخر میں مولانا اللہ بخش مجاہد نے جانشین امیر شریعت حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری اور قائد تحریک تحفظ ختم نبوت حضرت سید عطاء المحسن بخاری کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔ علاوہ ازیں تحریک آزادی اور مجلس احرار اسلام کے ممتاز کارکن مرزا غلام نبی جانباز کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی گئی اور قرار داد تعزیت منظور کی گئی۔
اجلاس میں محمد اسحاق، امیر عمر، عنایت اللہ، لیاقت علی، حافظ ثناء اللہ ثاقب، راقم اور دیگر طالب علم ساتھیوں نے شرکت کی۔

نمائندہ نقیب — کمالیہ

"کمالیہ میں تحریک طلباء اسلام کی تعارفی تقریب"

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" کے مدیر جناب سید محمد کفیل بخاری ۱۲ فروری کو کمالیہ میں تشریف لائے اور مسجد صدیقیہ میں اجتماع جمعہ سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اسی روز اسی مسجد میں بعد نماز عصر مجلس احرار اسلام کمالیہ کے سرکردہ رہنما حافظ محمد صدیق صاحب نے طلباء کے اعزاز میں ایک تقریب کا بھی اہتمام کیا۔ اور جناب کفیل بخاری کو خطاب کے لئے مدعو کیا۔ جناب سید کفیل بخاری نے اپنے خطاب میں کہا:
"میرے نوجوان بھائیو، دوستو!
سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور مسلمان ہونے کے ناطے ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تبلیغ دین مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔ آج جس نازک دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں یہ ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ مسلمان مختلف مسائل کا شکار ہیں۔ ہر کوئی اپنی جگہ پریشان ہے۔ منکرات و فواحش مسلمانوں میں اس تیزی سے داخل ہو رہے ہیں کہ مسلمانوں کی نئی نسل کو ظاہری و عملی دونوں اعتبار سے مسلمان نہیں رہنے دیا۔

دنیا بھر کی یہودی اور عیسائی لابیاں جہاں دیگر مسلمانوں کو پستی کے اندر دھکیلنے میں مصروف ہیں وہیں اس کی خصوصی توجہ نوجوانوں پر ہے۔ آج کے نوجوان کو ویڈیو فلموں کے ذریعے تباہ کیا جا رہا ہے۔ تعلیمی اداروں میں ایسی تنظیمیں کام کر رہی ہیں جو نوجوانوں کو اسلام کے متعلق تشکیک میں مبتلا کر رہی ہیں۔ اسی طرح ملک کے اندر رائج نظامِ تعلیم ایک مسلمان طالب علم کی دینی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ بلکہ دین بیزاری کا ماحول پیدا کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ تحریکِ طلباء اسلام کا کوئی سیاسی مفاد نہیں ہے بلکہ خالصتاً دینِ اسلام کے لئے مروجہ سیاست سے ہٹ کر کام کرنا چاہتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں بعض ایسے نوجوان بھی ہیں جو لہٰنی معاشی پریشانی کی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ حالانکہ اُن میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے نوجوانوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی تک پہنچنے میں مدد دیں۔ نوجوانوں کے اخلاق و کردار اور صورت و سیرت کو ایک سچے مسلمان کی علامت بنا دیں۔ اس تقریب میں مقامی طلباء اور نوجوانوں نے شرکت کی۔ جن میں حافظ خلیل احمد، حافظ سیف اللہ، لطف اللہ، محمد الیاس، محمد خالد، ظفر حمید، محمد سعید، محمد سجاد، محمد اشرف، اور محمد عقیل نمایاں تھے۔ نمازِ مغرب سے قبل تقریب اختتام کو پہنچی۔ طلباء نے کمالیہ میں تحریک طلباء اسلام کے قیام پر اتفاق اور تحریک کے کام سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ بعد میں جناب سید کفیل بخاری نے مقامی احرار کارکنوں جناب عبدالکریم قمر، جناب حافظ سعید احمد، اور عطاء اللہ شامی صاحب سے ملاقات کی اور تنظیمی امور پر بات چیت کی۔

معظم معاویہ
ناظم تحریک، ملتان

جہالت کے خلاف علم سے مسلح ہو کر جہاد کریں
علم کے بغیر انسان حیوان محض ہے

ملتان میں تحریک طلباء اسلام کی طرف سے نوجوانوں کی تربیتی نشست اور افطار پارٹی سے سید عطاء المومن بخاری صاحب کا خطاب

۳ رمضان المبارک بروز جمعہ عصر کے بعد تحریک طلباء اسلام کی طرف سے دار بنی ہاشم میں طلباء کی ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مجلس احرار اسلام کے قائمقام امیر حضرت سید عطاء المومن بخاری تھے۔ پروگرام کا آغاز تحریک کے سرگرم کارکن حافظ محمد علی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس پروگرام کے سٹیج سیکرٹری اور تحریک طلباء اسلام ملتان کے کنوینر جناب احمد معاویہ نے تحریک کے منشور اور مقاصد پر ابتدائی گفتگو کی انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد طلباء میں بڑھتی ہوئی لادینیت اور اخلاقی زبوں حالی کے راستہ میں ممکنہ حد تک بند باندھنا ہے اور طلباء کی فکری، علمی، دینی اور اخلاقی تربیت کرنا ہے۔ انہی مقاصد کے پیش نظر تحریک طلباء اسلام اپنے قیام نو کے بعد سے پندرہ روزہ تربیتی نشستوں کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کر رہی ہے۔ جس میں مقررہ موضوع پر طلباء اظہار

خیال کرتے ہیں اور علمی سطح پر مستحکم ہوتے ہیں اور اُن کی معلومات دینیہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ سٹیج سیکرٹری صاحب نے اس مختصر خطاب کے بعد حضرت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ کو دعوت خطاب دی۔

حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے حصولِ علم کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ بغیر علم کے آدمی "نہلایا دھلایا حیوان تو ہوسکتا ہے انسان ہر گز نہیں ہوسکتا۔ شاہ صاحب نے علم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ علم مادے کو بہتر سے بہتر حالت میں ڈھالنے اور اس سے فوائد حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں علم وہ ہے جو انسان کو انسان بنا سکے جو اسے اعلیٰ عقیدہ، اعلیٰ عمل اور اعلیٰ اخلاق سے نوازے۔ جو علم ہمیں ان انسانی خصوصیات سے نہیں نوازتا در حقیقت علم نہیں جہالت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی سے ہی علم کی اہمیت و ضرورت واضح اور معلوم ہو جاتی ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے دنیا میں پائی جانے والی موجودہ بے چینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پوری جماعت انسانیہ میں ایک بے قراری کی لہر ہے۔ جو بلا تفریق مذہب و ملت بدرجۂ اتم سب میں موجود ہے جس کی وجہ علم دین سے دوری اور مادیت پرستی ہے۔ اس بے کلی اور بے چینی کا خاتمہ صرف اور صرف ایسے علم کے حصول سے ممکن ہے جس سے جماعت انسانیہ اعلیٰ عقیدہ، اعلیٰ عمل اور اعلیٰ اخلاق کی مالک بن سکتی ہے اور ایسے علم کا مالک صرف اسلام ہے۔ لہذا تحریک طلباء اسلام کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ اپنے بھائیوں کو اسلام کے اعلیٰ عقیدہ، اعلیٰ عمل اور اعلیٰ اخلاق جیسی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ اور یہ اقدار خود اپنے اندر پیدا کریں۔ شاہ صاحب نے موجودہ دینی اور دنیاوی تعلیمی اداروں کے مابین موجود ایک وسیع خلیج اور اس کے پس منظر میں موجود سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا موجودہ نظام مختلف طبقوں میں تقسیم ہے اور یہ طبقاتی تقسیم تقویٰ، اخلاق، اعمال، عقائد اور علم کی بنیاد پر نہیں بلکہ دولت مندی، جاہ و حشم اور سرمایہ داری پر مبنی ہے۔ اس طبقاتی نظام کی وجہ سے دنیاوی اور دینی طلباء کے درمیان ایک وسیع خلیج پیدا ہو چکی ہے اور اب یہ تحریک طلباء اسلام کے ساتھیوں کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اس پیدا شدہ خلیج کو پاٹ کر دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لائیں۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضرت عطاء المومن بخاری نے تحریک طلباء اسلام کے رفقاء کو مشورہ دیا کہ آپ ایک سٹڈی سرکل قائم کریں جس میں اپنے سرپرست حضرات سے مشورہ کے بعد مختلف کتابوں کا مطالعہ اور ان پر تبصرہ و تنقید کریں جس سے مختلف عنوانات زیادہ سے زیادہ واضح ہو کر سامنے آئیں گے اور وسعت مطالعہ سے آپ کے ذہن و فکر کی راہیں کھلیں گی۔

انہوں نے فرمایا کہ جہالت کے خلاف جہاد آپ کا بڑا مقصد ہونا چاہیے۔ اجلاس کا اختتام دعائیہ کلمات پر ہوا۔